

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو نیکی کی طرف بلائے
اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کرے
یہی لوگ نجات پانے والے ہیں ——— (پ ۴ ع ۲)

مستورات کے خصوصی مسائل

بہشتی زیور حصّہ دوئم

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحؒ



صدیقی ٹرسٹ
نسیم پلازا نشتر روڈ ——— نزد لسبیلہ چوک کراچی ۵
...ن نمبر
...۷۱۹۵۷

تبلیغ واِصلاح

تبلیغ واصلاح کے لئے جہاد کے جذبہ کی ضرورت ہے مسلمان جو عبادت وطاعت کیلئے پیدا کیا گیا تھا، اب خود اپنی تعلیمات کو فراموش کر رہا ہے۔ اگر آپ اس کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے تو الحاد، لادینی اور بے حیائی کا طوفان پوری قوم کو تباہ کر دے گا۔

اس امر کے باوجود کہ آپ نماز، روزہ اور شعائرِ اسلامی کے پابند ہیں تبلیغ کے فرضِ کفایہ کی ذمّہ داری سے سُبکدوش نہیں ہو سکتے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی قوم ہلاکت سے محفوظ نہیں ہے۔ تاوقتیکہ وہ خود بھی عمل کرے اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کیلئے بھی کوشش کرے۔

یہ آپ کا فرض ہے اس کارِ خیر اور صدقۂ جاریہ میں حصّہ لیجئے۔

اِن رسائل کی اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے تعاون کیجئے، خود شائع کیجئے یا اپنے عطیّات ذریعہ بینک ڈرافٹ او رمنی آرڈر صدیقی ٹرسٹ کے نام بھیجئے۔

آپ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کیجئے اور اپنی اولاد کو دین کی بنیادی تعلیم سے آراستہ کیجئے یہ ان کا حق اور آپ کا فرض ہے۔ اس کی جواب دہی آپ کے ذمّہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر زمان

محمد منصور الزماں صدیقی

خط وکتابت کے لئے پتہ

Darul-Uloom Al-Madania Inc.

Ph. 716-692-2606, Fax. 716-892-6621

www.madania.org



0 1 0 3 8 2 6

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



منظور ہے گذارشِ احوالِ واقعیؔ !
کچھ اپنا بیانِ حسنِ طبیعت نہیں مجھے

سب تعریف اللہ رب العزت کیلئے ہے جس نے ساری کائنات تخلیق فرمائی اور جو ہم سب کا ربّ واحد ہے۔ بے حد شکر و سپاس ہے کہ ہمارے خالق اور مالک نے ہماری رہنمائی اور دین و دنیا کی فلاح کے لئے اپنے پیغامبر اور رسول بھیجے کہ وہ انسان کو صراط مستقیم پر چلائیں اور رہنمائی فرمائیں۔

ہم مسلمان خصوصیت کے ساتھ شکر گذار ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں تعلیم و تربیّت کے لئے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا جو سید الانبیا اور خاتم النبین ہیں جن پر دین کی تکمیل کر دی گئی۔ اب نہ کوئی نبی اور رسول آئے گا اور نہ دین میں کوئی ترمیم تنسیخ و اضافہ ہوگا۔

اللہ رب العزّت کا آخری صحیفہ قرآن کریم ہے۔ جس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمّہ فرمائی ہے۔ قرآن کریم میں ہماری رہنمائی کے لئے دین و دنیا کے مسائل اور طریقِ کار موجود ہیں جس کی تشریح و تفسیر کے لئے محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شریف الحمدللہ ہمارے پاس موجود ہیں۔

قرآن کریم نے انسانی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ مہد سے لحد تک تمام اصول واضح ہیں۔ تعلیم و تربیت۔ عبادت و تجارت لین دین قبر و حشر جنت و جہنم غرض کہ ہر معاملہ کی تفصیل قرآن کریم میں موجود ہے۔

ان کے علاوہ انسانی زندگی کے دیگر شعبہ جات نکاح و طلاق، عدّت کی مدت، غلاظت و طہارت غسل کی تفصیلات اور وضو کے طریقے بھی تعلیم فرمائے۔ جن کی تشریح اور

وضاحت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے اور جو احادیث شریفہ کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں۔

دین کا علم بالخصوص وہ علم جو عبادت اور عقائد کے لئے ضروری ہو اس کا حاصل کرنا اور سیکھنا فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"ہر مسلمان پر علم حاصل کرنا واجب ہے"۔ (مشکوٰۃ شریف عن انسؓ)

یہ علم دین ہی ہے جس کا حاصل کرنا فرض ہے۔ یہی علم' علم نافع ہے۔ جس کے تحت اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کے آداب معلوم ہوتے ہیں۔

عبادت کے لئے طہارت اور پاکیزگی شرط ہے

طہارت یعنی غلاظت سے پاک صاف ہونے کے لئے مسائل کا علم ضروری ہے اس کے بعد ہی غسل اور وضو کے فرائض و سنت کے ارکان ادا ہو سکیں گے پھر اس کے بعد نماز اور تلاوت اور دیگر عبادات ادا ہو سکیں گی۔ اگر بنیاد ہی ناقص رہی تو ساری تعمیر ضائع ہو جائے گی۔

مستورات کے خصوصی مسائل ہیں جن سے واقف ہونا ضروری ہے اکثر خواتین شرم و حیا کے باعث ان ضروری مسائل سے ناواقف رہتی ہیں جس کی وجہ سے خرابی کا اندیشہ ہے۔

شرم و حیا کا تصور ہمارے ملک میں جس انداز میں لیا جاتا ہے۔ وہ قابل اصلاح ہے۔ جن معاملات میں شرم و حیا ضروری ہے بلکہ فرض ہے وہاں معاملہ صفر ہے اور جہاں شرم و حیا سے گناہ کا خدشہ ہو اور عبادات ضائع ہوں وہاں شرم و حیا شرافت کا جز سمجھی جاتی ہے۔

ستر عورت یعنی خصوصیت کے ساتھ ستر و حجاب میں شرم ختم ہو گئی اور غیر مسلموں کی تقلید میں نیم برہنہ بلکہ بعض صورتوں میں شرعی اعتبار سے برہنہ پھرنا باعث شرم نہیں رہا لیکن دین کے بنیادی مسائل سے واقفیت حاصل کرنا اور مسئلہ کی معلومات کرنے میں غیر ضروری شرم و حیا ہے۔ جس کی اصلاح ہونا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔ مومن کبھی بھی بے حیا اور بے شرم نہیں ہوتا۔ دین کے مسائل دریافت کرنے میں شرم نہیں شیطانی وسوسہ مانع ہوتا ہے۔

امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک حدیث شریف روایت ہے۔ جس کا مفہوم ہے کہ

"انصار کی عورتیں دین کے مسائل دریافت کرنے میں شرم نہیں کرتی تھیں۔"

شرم وحیا ضروری چیز ہے یہ عورت کا زیور ہے بلکہ مرد وعورت سب کے لئے ضروری ہے حیا ایمان کا ایک جز ہے۔ مقصد یہ نہیں ہے کہ شرم وحیا نہ کی جائے بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ مسئلہ کا علم حاصل کرنا ضروری ہے ایسا نہ کرنے کی صورت میں اگر نماز قضا ہو جائے تو یہ بڑا زبردست گناہ ہے۔ اس لئے کسی مسئلہ کے علم کے لئے کسی صورت میں بھی بے حیائی اور بے شرمی کا حکم لاگو نہیں ہوتا ہے۔

مستورات کے تمام مسائل اور دیگر ضروری معلومات کے لئے بہترین کتاب "بہشتی زیور" ہے اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے ہر گھر میں یہ کتاب رہنا چاہیئے۔ اور بھی متعدد کتابیں موجود ہیں لیکن یہ خصوصیت سے مستورات کے لئے ہی لکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر صورتوں میں کسی مستند مفتی سے فتویٰ حاصل کرنا بہتر طریقہ ہے۔ لیکن عام طور پر مستورات کے لئے یہ صورت ممکن نہیں اس لئے مسائل کی کتاب مطالعہ کرنا چاہیئے۔

اس مختصر رسالہ میں بہشتی زیور سے مستورات کے خصوصی مسائل پیش کئے گئے ہیں۔ انشاءاللہ یہ صورت مفید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو انشاءاللہ آئندہ بھی مستورات کے لئے خصوصی رسائل مرتب کئے جائیں گے۔ فی الوقت چار رسالے مختلف مسائل واحکام کے سلسلہ میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس چھوٹی سی خدمت کو ہم سب کے لئے نافع بنائے اور قبول فرمائے۔ آمین۔

مورخہ ۲۴، ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ
مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء

احقر زماں
محمد منصور الزماں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۹/ سلسلہ

مستورات کے خصوصی مسائل

بہشتی زیور حصہ دوئم

از ــــــ حکیم الامت حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حیض اور استحاضہ کا بیان

مسئلہ۔ ہر مہینے جو معمولی خون آتا ہے اسکو حیض کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۔ کم سے کم حیض کی مدت تین دن تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے۔ کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے کہ کسی بیماری کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے اور اگر دس دن رات سے زیادہ خون آیا ہے تو جتنے دن دس سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۳۔ اگر تین دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں جیسے جمعہ کو صبح سے خون آیا اور اتوار کو شام کے وقت بعد مغرب بند ہو گیا تب بھی یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ اگر تین دن رات سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں۔ جیسے جمعہ کو سورج نکلتے وقت خون آیا اور دوشنبہ کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے بند ہو گیا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۴۔ حیض کی مدت کے اندر سرخ۔ زرد۔ سبز۔ خاکی یعنی مٹیالہ سیاہ جو رنگ آوے سب حیض ہے۔ جب تک گدی بالکل سفید نہ دکھائی دے اور جب گدی بالکل سفید ہو جیسی کہ رکھی گئی تھی تو اب حیض سے پاک ہو گئی۔

مسئلہ ۵۔ نو برس سے پہلے اور پچپن برس کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا۔ اس لئے نو برس

سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آوے وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے اور اگر پچپن برس کے بعد کچھ نکلے تو اگر خون خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے۔ اگر زرد یا سبز یا خاکی رنگ ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی رنگ آتا ہو تو پچپن برس کے بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جائیں گے اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہوا تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۶۔ کسی کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا۔ پھر کسی مہینے میں زیادہ آ گیا، لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے میں نو دن یا دس دن رات خون آیا تو یہ سب حیض ہے اور اگر دس دن رات سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آوے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہیں۔

مسئلہ ۷۔ ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی دس دن بھی آجاتا ہے۔ تو یہ سب حیض ہے۔ ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آوے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینے میں کتنے دن حیض آیا تھا۔ بس اتنے ہی دن حیض کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۸۔ کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک مہینہ میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہو گئی۔

مسئلہ ۹۔ کسی کو دس دن سے زیادہ خون آیا اور اس کو اپنی پہلی عادت بالکل یاد نہیں کہ پہلے مہینہ میں کتنے دن خون آیا تھا تو اس کے مسئلے بہت باریک ہیں۔ جن کا سمجھنا مشکل ہے۔

اور ایسا اتفاق کبھی کم پڑتا ہے۔ اس لئے ہم اس کا حکم بیان نہیں کرتے اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی بڑے عالم سے پوچھ لینا چاہیئے۔ اور کسی ایسے ویسے معمولی مولوی سے ہرگز نہ پوچھے۔

مسئلہ ۱۱۔ کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کم آوے۔ سب حیض ہے۔ اور جو دس دن سے زیادہ آوے تو پورے دس دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینہ تک برابر آتا رہا۔ تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لیکر دس دن رات حیض ہے۔ اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔

مسئلہ ۱۲۔ دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جاوے تو جتنے مہینہ تک خون نہ آوے گا پاک رہے گی۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر کسی کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ اور اگر ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہی ہے۔ ادھر ادھر ایک یا دو دن جو خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا۔ پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری رہا۔ سو جتنے دن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دن تو حیض کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے۔

مثال اس کی یہ ہے کہ کسی کو ہر مہینے کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ حیض آنے کا معمول ہے. پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ خون آیا. پھر چودہ دن پاک رہی پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن گویا برابر خون آیا کیا. سو اس میں تین دن اوّل کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے. اور اگر چوتھی پانچویں چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہ ہی تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اول کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے.

مسئلہ[۱۶]. حمل کے زمانہ میں جو خون آوے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے چاہے جتنے دن آوے۔

مسئلہ[۱۷]. بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آوے وہ بھی استحاضہ ہے بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آوے تب تک جو خون آوے گا اسکو استحاضہ ہی کہیں گے.

حیض کے احکام کا بیان

مسئلہ. حیض کے زمانے میں نماز پڑھنا، اور روزہ رکھنا درست نہیں. اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضا رکھنے پڑیں گے.

مسئلہ[۲]. اگر فرض نماز پڑھنے میں حیض آ گیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگی. پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے اور اگر نفل یا سنت میں حیض آ گیا تو اس کی قضا پڑھنی پڑے گی۔ اور اگر آدھے روزہ کے بعد حیض آیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا جب پاک ہو تو قضا رکھے اگر نفل روزے میں حیض آ جاوے تو اس کی بھی قضا رکھے.

مسئلہ[۳]. اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی ہے تب بھی معاف ہو گئی ۔

مسئلہ[۴]. حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں اور صحبت

کے سوا اور سب باتیں درست ہیں. لیعنی ساتھ کھانا پینا. لیٹنا وغیرہ درست ہے۔

مسئلہ . کسی کی عادت پانچ دن کی یا نو دن کی تھی. سو جتنے دن کی عادت ہو اتنے ہی دن خون آیا. پھر بند ہو گیا ۔ تو جب تک نہانہ لیوے تب تک صحبت کرنا درست نہیں. اور اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گذر جائے کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جائے تب صحبت درست ہے. اس سے پہلے درست نہیں .

مسئلہ . اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار ہی دن آکر بند ہو گیا تو نہا کر نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہولیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے کہ شاید پھر خون آجاوے .

مسئلہ . اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب سے خون بند ہو جاوے اسی وقت سے صحبت کرنا درست ہے. چاہے نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو.

مسئلہ . اگر ایک یا دو دن خون آکر بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں ہے وضو کرکے نماز پڑھے لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں. اگر پندرہ دن گذرنے سے پہلے خون آجاوے تو اب معلوم ہوگا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا. حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور غسل کرکے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گذر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا. سوا ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنا چاہیئے .

مسئلہ ۔ تین دن حیض آنے کی عادت ہے. لیکن کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے . اگر پورے دس دن رات یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں. کچھ قضا نہ پڑھنا پڑے گی اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی . اس لئے یہ سب دن حیض کے ہو گئے اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے . یہ سب استحاضہ

ہے پس گیارہویں دن نہا دے اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے۔ اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔

مسئلہ ۱۰۔ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہا دھو ڈالے تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی۔ تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جاوے گی اور قضا پڑھنی پڑے گی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو وہ نماز معاف ہے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۱۔ اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے اس کی قضا پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب ہے۔ لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی بھی قضا رکھنی پڑے گی۔

مسئلہ ۱۳۔ اور اگر رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی سے غسل تو کر لے گی۔ لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ کہہ پا دے گی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے اگر اتنی رات تو تھی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کرے اور صبح کو نہا لیوے اور جو اس سے بھی کم رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں ہے بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے پھر اس کی قضا رکھے۔

مسئلہ ۱۴۔ جب خون سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آوے تب سے حیض شروع ہو

جاتا ہے اس کھال سے باہر چاہے نکلے یا نہ نکلے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تو اگر سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لیوے۔ جس سے خون باہر نہ نکلنے پاوے۔ تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے۔ اور باہر والی روئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آوے تب تک حیض کا حکم نہ لگا دیں گے۔ جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آجاوے یا روئی وغیرہ کو کھینچ کر باہر نکال لے۔ تب سے حیض کا حساب ہوگا۔

مسئلہ[۱۵]۔ پاک عورت نے رات کو گدی رکھ لی تھی جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا ہے اس وقت سے حیض کا حکم لگا دیں گے۔

استحاضہ اور معذور کے احکام کا بیان

مسئلہ۔ استحاضہ کا حکم ایسا ہے جیسے کسی کی نکسیر پھوٹے اور بند نہ ہو۔ ایسی عورت نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔ قضا نہ کرنی چاہئے اور اس سے صحبت کرنا بھی درست ہے۔

مسئلہ[۲]۔ جس کو استحاضہ ہو یا ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے۔ کوئی ساعت بہنا بند نہ ہوتا ہو یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا جائے جب تک وہ وقت رہے گا تب تک اس کا وضو باقی رہے گا۔ البتہ جس بیماری میں وہ مبتلا ہے اس کے سوا اگر کوئی اور بات ایسی پائی جاوے۔ جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو جاتا رہے گا اور پھر سے کرنا پڑے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک عورت کو استحاضہ ہوا اور اس نے ظہر کے وقت وضو کر لیا تو جب تک ظہر کا وقت رہے گا۔ استحاضہ کے خون کی وجہ سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ البتہ اگر پاخانہ پیشاب گئی یا سوئی چبھ گئی اس سے خون نکل پڑا تو وضو جاتا رہا۔ پھر وضو کرے۔ جب یہ وقت چلا گیا دوسری نماز کا وقت آگیا تو اب دوسرے وقت دوسرا

وضو کرنا چاہیئے۔ اسی طرح ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اور اس وضو سے فرض نفل جو نماز چاہے پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر فجر کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتی۔ دوسرا وضو کرنا چاہیئے۔ اور جب آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے۔ ظہر کے وقت نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب عصر کا وقت آوے گا۔ تب نیا وضو کرنا پڑے گا۔ ہاں اگر کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جاوے تو یہ اور بات ہے۔

مسئلہ۔ کسی کے ایسا زخم تھا کہ ہر دم بہا کرتا تھا اس نے وضو کیا۔ پھر دوسرا زخم پیدا ہو گیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے۔

مسئلہ۔ آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگاتے ہیں کہ پورا ایک وقت اسی طرح گذر جاوے کہ خون برابر بہا کرے اور اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز طہارت سے پڑھ سکے۔ اگر اتنا وقت مل گیا کہ اس میں طہارت سے نماز پڑھ سکتی ہے تو اس کو معذور نہ کہیں گے اور جو حکم ابھی بیان ہوا ہے اس پر نہ لگا دیں گے۔ البتہ جب پورا ایک وقت اسی طرح گذر گیا کہ اس کو طہارت سے نماز پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا تو یہ معذور ہو گئی۔ اب اس کا وہی حکم ہے کہ ہر وقت نیا وضو کر لیا کرے۔ پھر جب دوسرا وقت آوے تو اس میں ہر وقت خون کا بہنا شرط نہیں ہے بلکہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آ جایا کرے اور سارے وقت بند رہے تو بھی معذوری باقی رہے گی۔ ہاں اگر اس کے بعد ایک پورا وقت ایسا گذر جاوے جس میں خون بالکل نہ آوے تو اب معذور نہیں رہی۔ اب اس کا حکم یہ ہے کہ جتنی دفعہ خون نکلے گا وضو ٹوٹ جاوے گا۔ خوب اچھی طرح سمجھ لو۔

مسئلہ۔ ظہر کا وقت کچھ ہو لیا تھا تب زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا تو اخیر وقت تک کا انتظار کرے۔ اگر دیر ہو جاوے تو خیر نہیں تو وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر اگر عصر کے پورے وقت

میں اسی طرح بہا کیا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہیں ملی. تو اب عصر کا وقت گذرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم لگا دیں گے اور اگر عصر کے وقت کے اندر ہی اندر بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں ہے جو نماز یا اتنے وقت میں پڑھی ہیں وہ درست نہیں ہوئیں پھر سے پڑھے۔

مسئلہ۔ ایسی معذور عورت نے پیشاب پاخانہ یا ہوا کے نکلنے کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو کیا تھا اس وقت خون بند تھا. جب وضو کر چکی تو خون آیا تو اس خون کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاوے گا۔ البتہ جو وضو استحاضہ کے سبب کیا ہے خاص وہ وضو استحاضہ کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ۔ اگر یہ خون وغیرہ کپڑے پر لگ جاوے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی پھر لگ جاوے گا تو اس کا دھونا واجب نہیں ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا. بلکہ نماز طہارت سے ادا ہو جاوے گی تو دھو ڈالنا واجب ہے اگر ایک روپے کے برابر ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

نفاس کا بیان

مسئلہ. بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں. زیادہ سے زیادہ نفاس کے چالیس دن ہیں اور کم کی کوئی حد نہیں. اگر کسی کو ایک آدھ گھڑی آکر خون بند ہو جاوے تو وہ بھی نفاس ہے۔

مسئلہ ۲. اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آوے تب بھی جننے کے بعد نہانا واجب ہے۔

مسئلہ ۳. اگر آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا، اس وقت جو خون آوے وہ بھی نفاس ہے اگر آدھے سے کم نکلا تھا. اس وقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے. اگر ہوش وحواس باقی ہوں تو اس وقت بھی نماز پڑھے نہیں تو گنہگار ہوگی. نہ ہو سکے تو اشارہ ہی سے پڑھے قضا نہ کرے. لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچہ کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۴. کسی کا حمل گر گیا تو اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو گرنے کے بعد جو خون آوے گا وہ بھی نفاس ہے. اگر بالکل نہیں بنا بس گوشت ہی گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں. بس

اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے. مثلاً تین دن سے کم آوے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ. اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل یہی بچہ ہوا تھا تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے. پس چالیس دن کے بعد نہا ڈالے اور نماز پڑھنا شروع کرے. خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے اور اگر یہ بچہ پہلا نہیں بلکہ اس سے پہلے جن چکی ہے اور اس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے تو جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے ہیں، اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ. کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے لیکن تیس دن گذر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہاوے اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہوگیا تو یہ سب نفاس ہے۔ اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جاوے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے. اس لئے اب فوراً غسل کر ڈالے اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے۔

مسئلہ. اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جاوے تو فوراً غسل کرکے نماز پڑھنا شروع کرے. اور اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کرکے نماز شروع کرے ہرگز قضا نہ ہونے دے۔

مسئلہ. نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں. بلکہ اس کی قضا رکھنی چاہئے. اور روزہ و نماز اور صحبت کرنے کے یہاں بھی وہی مسئلے ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

مسئلہ. اگر چھ مہینہ کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچے سے لی جاوے گی. اگر دوسرا بچہ دس بیس دن یا دو ایک مہینہ کے بعد ہوا تو دوسرے بچے سے نفاس کا حساب نہ کریں گے۔

نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان

مسئلہ. جو عورت حیض سے ہو یا نفاس سے ہو. اور جس پر نہانا واجب

ہو۔ اس کو مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف کرنا۔ اور کلام مجید کا پڑھنا۔ اور کلام مجید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ اگر کلام مجید جزدان میں یا رومال میں لپیٹا ہو یا اس پر کپڑے وغیرہ کی چولی چڑھی ہوئی ہو اور جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو۔ بلکہ الگ ہو کہ اتارنے سے اتر سکے تو اس حال میں قرآن مجید کا چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ۲۔ جس کا وضو نہ ہو۔ اس کو بھی کلام مجید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ زبانی پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ۳۔ جس روپے یا پیسے میں یا طشتری میں یا تعویذ میں یا اور کسی چیز میں قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو اس کو بھی چھونا ان لوگوں کے لئے درست نہیں۔ البتہ اگر کسی تھیلی یا برتن وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی اور برتن کو چھونا اور اٹھانا درست ہے۔

مسئلہ۴۔ کرتے کے دامن اور دوپٹہ کے آنچل سے بھی قرآن مجید کا پکڑنا اور اٹھانا درست نہیں البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال وغیرہ اس سے پکڑ کر اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ۵۔ اگر پوری آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کا ذرا سا لفظ یا آدھی آیت پڑھے تو درست ہے۔ لیکن وہ آدھی آیت اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی آیت کے برابر ہو جاوے۔

مسئلہ۶۔ اگر الحمد کی پوری سورۃ دعا کی نیت پڑھے یا دعائیں جو قرآن کریم میں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھے۔ تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو درست ہے۔ اس میں کچھ گناہ نہیں ہے۔ جیسے یہ دعا۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (پ۲ س بقرہ) اور یہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا (پ۳ س بقرہ) آخر تک جو سورۃ بقرہ کے آخیر میں لکھی ہے یا اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو۔ دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ۔ دعاء قنوت کا بھی پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی عورت لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہو تو ایسی حالت میں ہجے

لگوانا درست ہے اور رواں پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک دو دو لفظ کے بعد سانس توڑ دے اور کاٹ کاٹ کر آیت کا رواں کہلائے۔

مسئلہ۹۔ کلمہ اور درود شریف پڑھنا خدا تعالیٰ کا نام لینا۔ استغفار پڑھنا یا اور کوئی وظیفہ پڑھنا جیسے۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط پڑھنا منع نہیں ہے۔ یہ سب درست ہے۔

مسئلہ۱۰۔ حیض کے زمانہ میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر کچھ اللہ اللہ کر لیا کرے۔ تاکہ نماز کی عادت چھوٹ نہ جائے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی نہ گھبرائے ۔

مسئلہ۱۱۔ کسی کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آگیا۔ تو اب اس پر نہانا واجب نہیں بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہاوے ایک ہی غسل دونوں باتوں کی طرف سے ہو جاوے گا۔

نجاست کے پاک کرنے کا بیان

مسئلہ۱۔ نجاست کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جس کی نجاست زیادہ سخت ہے۔ تھوڑی سی لگ جائے تب بھی دھونے کا حکم ہے۔ اس کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں۔ دوسرے وہ جس کی نجاست ذرا کم اور ہلکی ہے۔ اس کو نجاست خفیفہ کہتے ہیں۔

مسئلہ۲۔ خون اور آدمی کا پاخانہ پیشاب اور منی اور شراب اور کتے بلی کا پاخانہ پیشاب اور سوّر کا گوشت اور اس کے بال و ہڈی وغیرہ اس کی ساری چیزیں اور گھوڑے گدھے خچر کی لید اور گائے بیل بھینس وغیرہ کا گوبر اور بکری بھیڑ کی مینگنی غرضیکہ سب جانوروں کا پیشاب اور مرغی۔ بطخ اور مرغابی کی بیٹ اور گدھے اور خچر اور سب حرام جانوروں کا پاخانہ یہ سب چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں۔

مسئلہ۳۔ چھوٹے دودھ پیتے بچہ کا پیشاب پاخانہ بھی نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ۔ حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب جیسے بکری گائے بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے۔

مسئلہ۔ مرغی بطخ مرغابی کے سوا اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے۔ جیسے کبوتر گوریا یعنی چڑیا۔ مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ بھی پاک ہے۔

مسئلہ۔ نجاستِ غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جاوے تو اگر پھیلاؤ میں روپے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے بے اس کے دھوئے اگر نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جائے گی۔ لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور برا ہے اور اگر روپے سے زیادہ ہو تو وہ معاف نہیں۔ بغیر اس کے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ اور اگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جاوے۔ جیسے پاخانہ اور مرغی وغیرہ کی بیٹ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بے دھوئے ہوئے نماز درست ہے اور اگر اس سے زیادہ لگ جاوے تو بے دھوئے نماز درست نہیں ہے۔

مسئلہ۔ اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصے میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں یعنی اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو اور اگر کلی میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو۔ اگر چوتھائی کم ہو تو معاف ہے۔ اگر چوتھائی ہو تو معاف نہیں اس کا دھونا واجب ہے۔ (منقول از بہشتی زیور حصہ دوئم حیض و نفاس کا بیان)

نوٹ ۔ صدیقی ٹرسٹ کے تبلیغی و اصلاحی رسائل ـــــ پیش کئے جاتے ہیں۔ حسب ضرورت طلب فرما سکتے ہیں۔ اگر آپ اس صدقہ جاریہ میں شرکت کے متمنی ہیں۔ تو اپنے عطیات ذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ روانہ کر سکتے ہیں۔ یا حسبِ توفیق رسائل لاگت سے کم قیمت پر طلب کر کے اپنے حلقہ میں تقسیم کریں۔

القادر پرنٹنگ پریس کراچی۔ فون: 723748

توجہ فرمائیے

(۱) ٹرسٹ کسی قسم کا کوئی چندہ وصول نہیں کرتا اور نا ہی کسی کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔ البتہ کارِ خیر اور صدقہ جاریہ میں شرکت کے لیے دعوتِ عام ہے۔ تبلیغِ دین اور اصلاح معاشرہ کی کوشش کرنا فی زمانہ فرضِ عین ہے جو اصحابِ خیر حصّہ لینا چاہیں براہ راست بذریعہ بنک ڈرافٹ اور منی آرڈر اپنے عطیات روانہ کرسکتے ہیں یا ہمارے اکاؤنٹ نمبر ۷۵۵ حبیب بنک لمیٹڈ لسبیلہ مارکیٹ برانچ نشتر روڈ کراچی میں جمع کرا سکتے ہیں۔ بیرون کراچی کے چیک میں بنک کمیشن کا اضافہ ضروری ہے۔

(۲) جو اصحاب ہر ماہ رسائل کے طالب ہوں وہ رکنیت فارم کے ہمراہ -/۵۰ روپے سالانہ پاکستان میں -/۹۰۰ روپے سالانہ بیرون پاکستان کے لیے ارسال فرمائیں۔ زیادہ جو بھی ہو وہ صدقہ جاریہ کے لیے عطیہ ہوگا۔ عطیہ رکنیت کسی قسم کی فیس یا رسائل کا بدل نہیں بلکہ صدقہ جاریہ میں شرکت ہے۔ اس کا مقصد صرف رضاء الٰہی کا حصول ہونا چاہیئے۔ یہ مدِ خیرات ہے۔

(۳) یہ رسائل رعایتی قیمت پر حاصل کرکے اپنے حلقۂ احباب برادری اور طلباء میں تقسیم کیجئے۔ دین کا علم سیکھنے اور سکھانے کا یہ سہل طریقہ ہے۔ اختلافِ مسلک سے دور رہ کر دین کی بنیادی تعلیمات پیش کی جاتی ہیں۔

(۴) اراکین کو ماہ بماہ اردو رسائل نئے طبع شدہ روانہ کیے جاتے ہیں، پہلے شائع شدہ رسائل یا انگریزی، سندھی عربی، فارسی، پشتو، بلوچی اور گجراتی تراجم رعایتی قیمت ادا کرکے طلب کئے جا سکتے ہیں۔ چند رسائل درکار ہوں تو ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ زیادہ تعداد میں ضرورت ہو تو رجسٹرڈ پارسل طلب کیجئے جس کے لیے رقم منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ سے ارسال کیجئے۔ وی پی بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔ ڈاک خرچ خریدار کے ذمّہ ہوگا۔ فہرست میں رعایتی نرخ فی سینکڑہ درج ہیں لیکن آپ ایک رسالہ بھی اسی قیمت پر طلب کرسکتے ہیں۔ لائبریریوں کیلئے بھی یہ ہی طریق کار ہے۔ مفت تقسیم صرف اراکین کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔

(۵) ٹرسٹ تجارتی ادارہ نہیں ہے۔ یہ صرف تبلیغ و اصلاح کے لیے سرگرم عمل ہے۔ رعایتی قیمت پر کتب و رسائل کی ترسیل ان حضرات کے لیے ہے جو انھیں فی سبیل اللہ تقسیم کریں اور تبلیغ دین کے لیے کوشاں ہوں یہ طریق کار محض خدمت و تعاون کے جذبہ کے تحت اپنایا گیا ہے۔ آپ اپنے ذوق کے مطابق حصّہ لے سکتے ہیں۔

اس اعلان کے ساتھ سابقہ تمام اعلانات منسوخ تصوّر کئے جائیں۔ مورخہ یکم اگست ۱۹۸۹ء

صدیقی ٹرسٹ نسیم پلازا نزد لسبیلہ چوک نشتر روڈ کراچی ۵
کوڈ نمبر ۷۴۸۰۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا

اے ہمارے رب، اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ان گناہوں پر ہماری گرفت نہ فرما۔

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ

اور اے ہمارے رب، ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے اُن لوگوں پر ڈالا

عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا

جو ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ

اور اے ہمارے رب، ایسا بوجھ ہم سے نہ اٹھوا جس کے اُٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے۔

وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔

اور ہماری خطاؤں سے درگزر فرما، اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۔

تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

ھمیں توبہ کی توفیق عطا کر دے

ھماری غلطاؤں کو اپنی رحمتوں سے ڈھانپ لے